© rasailojaraid.com

ادبیات

غزل

از

(جناب الم مظفر نگری)

طور پر اک تصادمِ برقِ نظر نے کیا کیا ـ جلوہ نما نے کیا کیا جلوہ نگر نے کیا کیا
غنچے خود اپنے وقت پر صحنِ چمن میں کھل گئے ـ جوشِ نمو کا فیض تھا بادِ سحر نے کیا کیا
کارگہِ حیات میں عزمِ غلط سے درگزر ـ اڑ کے بسوئے آفتاب شبنمِ تر نے کیا کیا
تازہ و شوخ کر دیا اور کبھی نقشِ آرزو ـ فصلِ جنوں طراز میں خونِ جگر نے کیا کیا
جلوۂ سادہ رنگ کو بخشیں تجلیاں ہزار ـ پھر کبھی یہ ہم سے ہے گلہ ذوقِ نظر نے کیا کیا
رونقِ سوز و ساز تھا محفلِ حسن و عشق میں ـ پھونک دیا پتنگ کو شمعِ سحر نے کیا کیا
چشمِ زدن میں کہہ دیا زندگیٔ جہاں کا راز ـ دیکھا کبھی تو نے بے خبر رقصِ شرر نے کیا کیا
زخمِ جگر کا حال میں اپنی زباں سے کیا کہوں ـ یہ تو خود آپ سوچ لیں تیرِ نظر نے کیا کیا
کرتی رہی مقابلہ جلووں کا بن کے جلوہ ساز ـ حسن کی بارگاہ میں تابِ نظر نے کیا کیا
نذرِ صد انقلاب ہے نظمِ حیاتِ عشق پھر ـ کام لیا نہ ضبط سے دردِ جگر نے کیا کیا

صبر و سکوں کر اختیار اتنا سمجھ کے اے الم
تیری رضا کے باب میں حکمِ قدر نے کیا کیا

© rasailojaraid.com